

H.B KHAN ARTIST LUCKNOW

منتخبات اودھ پنچ

جلد اوّل

علم و ادب کے علمی اور فلسفیانہ مضامین کا دلچسپ اور حسین آمیزہ چیدہ چیدہ مضامین کا بے بہا خزینہ ۱۹۲۸ء تک اودھ پنچ کی تقطیع کے ۸۰ صفحات پر مشتمل ہے قیمت فی جلد ۱۲؍ محصول ڈاک اس کے علاوہ۔

مجلدات اودھ پنچ ۱۹۳۱ء

چند فائل برائے فروخت موجود ہیں یہ مجلدات ذخائر علم و ادب و ظرافت و سیاست اول ہیں ہر کتب خانہ میں ضرور رہنا چاہئیں قیمت فی جلد ۱۲ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

خاص رعایت ۱۹۳۱ء کی جلد خریدنے والے اصحاب کو منتخبات اودھ پنچ جلد اول قیمتی ۱۲ مفت نذر کی جائے گی۔

مجلدات سنین ماضیہ

۱۹۳۰ء اور اسکے پیشتر کی بھی چند جلدیں برائے فروخت موجود ہیں قیمت فی جلد ۱۲ محصول بذمہ خریدار

"منیجر"

توجہ طلب شرطیں

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی خبریں نہیں ہوتیں [illegible] اور [illegible] مضامین نہیں ہوتے۔ اودھ پنچ [illegible] دوسروں کی طرح [illegible] کی کوشش نہیں کرتا [illegible] ایک علمی [illegible] قابل [illegible] ہے۔ [illegible] کی تقلید بھی کرتے ہیں [illegible] اودھ پنچ [illegible] ضرورت سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر [illegible] ۔ [illegible] سالانہ خریداروں کی [illegible] کی رعایت ہے [illegible] سال بھر کے [illegible] ہیں [illegible] ۔

قواعد و ضوابط!

(۱) [illegible] اودھ پنچ [illegible] لی جاتی ہے۔

(۲) [illegible] کے ساتھ [illegible] ایک [illegible] کی رعایت کی جائیگی۔ [illegible] سالانہ قیمت لی جاتی ہے [illegible] ۔

(۳) [illegible] جو سالانہ خریداروں سے قیمت [illegible] اور [illegible] سال کے لئے اودھ پنچ کی قیمت جاری کرتا ہے [illegible] ۔

(۴) [illegible] ۔

(۵) [illegible] اودھ پنچ کی [illegible] پالیسی کے [illegible] ۔

(۶) مضامین [illegible] ۔

نوٹ ضروری: جو حضرات خریدار ہیں [illegible] جواب طلب امور کے لئے [illegible] لازمی ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۷ نمبر ۲۲

مضامین

۱۱ جولائی [illegible]

چونی کیتا اور جلیبیوں کی گولی

(از [illegible] رضوی)

پنجاب کے بعض اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ ایک
نئی تحریک کی ابتدا کی گئی ہے جس سے غرض یہ ہے کہ [illegible]
[illegible] طلبا کی [illegible]
ہو کر [illegible] کالجوں کے پروفیسر [illegible]
کے تجربوں کو نمائش کر سکیں کہ وہ طلبا کو [illegible]
[illegible] بداخلاقی سے باز رکھیں۔ اس تحریک کے
اغراض و مقاصد سے ہمیں کوئی اختلاف نہیں۔ البتہ
طریق کار اطمینان بخش نہیں۔ علاوہ ازیں یہ شور [illegible]
[illegible] بعد از جنگ ہے۔ ہمارے لیڈروں کو ہو کیا؟
اس وقت ہوش آتا ہے جب پانی سر سے گزر جاتا ہے
ان سب کالجوں اور اسکولوں کا [illegible] حکومت
کیلئے ایسے کلرک پیدا کرنا تھا جو عقل و فہم سے عاری
معاملہ فہمی اور خودداری سے بیگانے اور ذہنی [illegible] کے
ماتحت ہوں۔ چنانچہ یہ مقصد پورا ہو چکا۔ خدا کے فضل
سے ہر گلی کوچے میں ایک [illegible] موجود ہے جو پڑھا
لکھا ہے اور [illegible] بیکار ہے۔ جنہوں نے [illegible] کی
سلطنت ابھی تک نہیں پائی وہ امیدواری میں زندگی
بسر کر رہے ہیں صبح شام یہ وظیفہ ہے کہ یا [illegible]
[illegible] ملازمت [illegible] گئی ہے۔
[illegible] صاحب
[illegible] فرمائیں۔
[illegible]
[illegible]
[illegible] ڈگری"

[illegible] اسکول ماسٹر [illegible]
[illegible] اسکولوں کو [illegible] تعلیم [illegible]

[illegible] کی تربیت کی [illegible] طالب علم
[illegible] ایک [illegible]
[illegible] شاگردوں کو [illegible] جاتی ہیں
[illegible] احسان [illegible] صاحب [illegible]
[illegible] ہر سال [illegible] کتابیں بدل جاتی ہیں۔ اس کے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] بہ نسبت لڑکوں کے [illegible]
[illegible] ترقی [illegible] ترقی
[illegible]
[illegible] ابتدائی تعلیم
[illegible]
تو انہوں نے [illegible] خرچ کر [illegible]
دیکھے [illegible] آج [illegible] اب کی [illegible]
[illegible] شاگرد [illegible]
[illegible] سب ایک [illegible] ایک
[illegible] شاگردوں کی
تعلیم نے ماں باپ کو [illegible] تھے۔ اسی
[illegible] قرض لینے پر مجبور کیا اور [illegible] قرض ہی کی
بدولت [illegible] اپنی [illegible] کی [illegible]
ہیں۔ [illegible] جب [illegible]
کے واسطے [illegible] کا انتظام [illegible]
ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ ماں باپ [illegible] اور
[illegible]
[illegible]
[illegible] صاحبزادے کے اچھے
[illegible] ہے۔
لیکن یہ [illegible] کا روگ نہیں۔ ان
طالب علموں کے والدین کا فرض ہے کہ اپنے [illegible]
کی آپ حفاظت کریں۔ ورنہ وہی حالت ہوگی [illegible] ایک
[illegible] بات کی [illegible] بیچارے کی ایک
[illegible] لڑکی تھی۔ غربت کی وجہ سے گھر [illegible]
[illegible] لڑکی گھر سے باہر کام [illegible]

جایا کرتی تھی۔ ایک دن اسے کہیں سے ایک بٹوا
گرا ہوا ملا جس میں چار روپے تھے۔ ماں باپ کو
اس کی اطلاع ہوئی تو بہت مسرور ہوئے کہنے
لگے کہ یہ لڑکی بھاگوان معلوم ہوتی ہے۔ کچھ دنوں کے
بعد صاحبزادی کو [illegible] کا ایک [illegible]
[illegible] سے خرید کر راہ
میں پھینک گیا تھا۔ [illegible] صاحب [illegible] قیمت [illegible]
[illegible] لڑکی سے گھر کا سامان [illegible]
خوش نصیب لڑکی [illegible] چیزیں اٹھا لاتی۔
[illegible] ایک دن صاحبزادی
[illegible] بار بار [illegible]
[illegible] ایک [illegible] ہو جائیگا۔
[illegible] سب [illegible] ایک [illegible]
[illegible] صاحبزادی [illegible]
[illegible] لڑکی کے غائب [illegible]
[illegible] ایک صاحب [illegible] کے [illegible]
[illegible] بار بار [illegible] اس لڑکی کو [illegible]
حاصل تھا۔ [illegible]
[illegible] ہوگا۔ [illegible]
[illegible] حال کے [illegible] والدین اپنے طالب علموں
کے لیے [illegible] ہوئے ہیں [illegible]
[illegible] سے [illegible] ہر ایک باپ کو لازم
ہے کہ وہ اپنی آنکھیں کھلی رکھے۔ اپنے لڑکوں کے
[illegible] سامان آرائش [illegible] اور [illegible]
کا جائزہ لے۔ اگر [illegible]
اور دیگر ایسی اشیا ہیں جو والد نے نہیں لیں اسکے
پاس ہوں تو اس سے پوچھنا واجب ہے [illegible]
[illegible] سامان کہاں سے آیا۔ [illegible]
اگر اسکے پاس [illegible] ہوں۔ [illegible] کا سامان ہو۔
[illegible] ہوں تو [illegible] چاہیئے
[illegible] طالب علم [illegible] اس کی کتابوں کی
الماری کی تلاشی لے کر دیکھنا لازم ہے کہ اس میں
اخلاق سوز ناول۔ عیاشی کے [illegible]
[illegible] کے [illegible] بنانے [illegible]
[illegible] اشتعال [illegible]

[illegible]

ضرور کسی ضروری ہے کہ اسکول کب جاتا ہے اور کب آتا ہے۔ شام اور رات کا وقت کن کن سے صحبت میں گزارتا ہے میں صرف کرتا ہے۔ اس کے ہمجولی کون لوگ ہیں۔ اور اس سے ہمدردی ہے تو ان کا حساب لینا ضروری ہے۔ غرض جس طرح کہ سی آئی ڈی والا کسی مشتبہ آدمیوں کی نگرانی میں خاص دلچسپی لیتا ہے یہی حالت ایک ذمہ دار لڑکے کے والد کی ہونا چاہیے۔ مشہور بنگالی شاعر ٹیگور کا قول ہے کہ لڑکوں کی چودہ سال سے بیس سال تک کی عمر کا حصہ لڑکیوں کی مانند ہے۔ یعنی ان کی نگرانی سے غافل نہ ہونا چاہیے۔ بلکہ لڑکی کی جانب سے نقصان کا خطرہ معمولی ہے۔ جہاں بیاہی گئی اس کی سسرال اسکی ذمہ دار ہے۔ برخلاف اسکے ایک لڑکے کو گھر میں رہنا اور خاندان کا وارث ہوتا ہے۔ اگر اس کی تربیت میں ذرا بھی نقص ہوا تو اس کا بُرا اثر تمام خاندان پر پڑے گا اور باپ دادا کی جائداد تباہ کرے گا۔ ان کے نام کو بٹا لگائے گا۔ بس یہی خیال ہے قوم کے پروفیسروں اور فقیروں کو

سمن بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ... ۱۹۲۷ء

بعدالت جناب ... صاحب بہادر [illegible] ضلع ... گڑھ بار

[illegible]

ضلع ... مظفر

بنام

[illegible]

[illegible]

اسٹامپ ... گڑھ

جو سبق پڑھاتے ہیں وہ بیشتر از پیش والدین کو پڑھانا چاہیے۔ ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ فی الحقیقت کو پڑھا جائیں گو گورنمنٹ خدا کے فضل سے پڑھی ہوئی پڑھا جائے ہیڈ ماسٹر بزنس سے کب ملتی ہے جو بزرگ بچے سنوارنے کا بڑا اصول ہے۔ علاوہ انگریزی پڑھانے نے بھی اسی مدرسے میں اسی ڈھنگ کی تعلیم حاصل کی ہے جو آج کل بچوں کو دی جا رہی ہے۔ کم و بیش اور بعض نکلیں گے جنہیں اس پڑھانے میں بھی اخلاق درست کرنے کے لیے کسی واقعی تعلیم یافتہ استاد کی ضرورت نہ ہو۔ ان غریبوں کے ذمہ صرف کتابیں رٹانا ہے اور جو خدمت ان کے واسطے مقرر کی گئی ہے اسے

اطلاع حسب دفعہ ۳۰ ایکٹ (۲) سنہ ۱۹۱۰ء ممالک مغربی و شمالی

مقدمہ نمبر ...

بعدالت جناب ... صاحب ... ضلع ...

نام ... ضلع ... آباد

چونکہ [illegible]

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۲۲	۲	۲
خرچہ نالش	۱۱	۲	۲
سود بابت ... نالش	۴	۶	۰
خرچہ ... ڈگری	۲	۱۳	۹
	۴۴	۱۲	۹
سود بابت ... ڈگری	۱۳	۱۰	۲
میزان	۶۱	۲	۳

[illegible]

تفصیل جائداد

نمبر	موضع	نمبر کھیوٹ کا	رقبہ کھیوٹ کا
۱	...	۳۶ ... ۱۰۳ ...	۱۰۳۸ ... [illegible]

دستخط حاکم ... گڑھ

مہر عدالت

والدین ... اور معزز اہل اسلام کو بیٹے کی سی ... نگاہ کیا کریں؟ -

دن بھر لڑکوں کے دیکھیے۔ کھیل کود ... فٹ بال کرکٹ کھیلنے میں شریک ہے۔ اسکول کھلنے کے وقت آئے اور بند ہونے کے وقت گئے۔ ایک گھنٹا حساب سیکھا یاد ایک گھنٹا انگریزی پڑھا ایک گھنٹا خوشنویسی اور جامیٹری میں صرف ہوا ایک گھنٹا جغرافیہ کے رٹنے کی نذر ہوا ایک گھنٹا ڈرل میں گزارا۔ اب بتائیے اخلاقی تعلیم کے واسطے کونسا وقت ہے؟

شاگرد بد اخلاق ہوگا تو اُن کی بدنامی سے بد اخلاقی کا اثر خود شاگرد کی ذات پر یا اسکے کنبے پر ہوگا۔

محلہ اور قرابت دار بھی اس معاملہ میں باہم تعاون نہیں کرتے۔ اور ہر ایک بچے کو اپنا بچہ تصور نہیں کرتے۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ سڑک پر کسی تنبولی کی دکان پر محلے کے کسی بیچ سگرٹ پی رہے ہیں پان کھا رہے ہیں بُرے اشعار گا رہے ہیں۔ مگر اہل محلہ لاپرواہی سے بلا تعرض کیے گزر جاتے ہیں۔ ان کو معلوم ہونا چاہیے کہ محلے کا ہر ایک بچہ اپنا بچہ ہے اگر وہ اپنے باپ کی نظر بچا کر کوئی عیب کر رہا ہے۔ تو ہمارا فرض ہے کہ اس کے کان اینٹھیں۔ اس کو ادب سکھائیں۔ مگر یہ نفسا نفسی کا زمانہ ہے۔ کوئی کسی کا پرسان حال نہیں۔ اور ناہموار اولاد کی تربیت کا بار صرف والدین کے کاندھے پر رہ گیا ہے جسکے ادا کرنے سے وہ قاصر یا قاصر ہیں اور ملک کے نونہال تباہ ہو رہے ہیں۔

پنچ:۔ ابی تو یہ کہیے حضرت۔ جس روز کالی تحقیق ہوئی کہ آپ نے محض ہمدردی اخلاق کی ... آکر ... کی سزا دی یا اسی روز تمام نصیحت گری نکلیا تمام ہو جائے گا۔ کیا عجب کہ لڑکا روتا ہوا ان کے پاس جائے گا اور شکایت کرے گا۔

"انکے اماں فیروزہ صاحب نے ہمیں مارا......

ہُو ہُو ہُو ہُو۔ ارے اُم......ماں......ہمارے

ہائے ہائے درد ہوتا ہے۔ سُو ہُو ہُو ہُو ہُو۔

بس یہاں سے جگنی پینے کے ... اور ان سے لیٹیں گے

ہو جاتا ہیں گے اور وہ سمجھتا ہے کہ تعلیم کی کیا ضرورت [illegible]
[illegible] کی اصلاح کرتے ہیں۔
تب [illegible] لوٹے اسے [illegible] پاس جانے [illegible]
[illegible] کے بارہ [illegible]
جیسا میرے بچے کو مارا ہے۔ اسے [illegible]
ہوتا ہے اور [illegible] کے [illegible] لائے۔
آخر اس نے قبول کے پاس [illegible]
خوب کیا۔ سمجھا کیا قبول ہم سے دام مانگے گا تو ہم
دے دیں گے۔ سارے تو [illegible] ہو۔ مجھے وہاں [illegible]
کریں جہاں اسکی [illegible] ہاتھ [illegible] لڑکے
بیچارے کو دیکھ کر [illegible] سے پیچھے پڑ [illegible]
آیا۔ جب اس کی [illegible] کو دیکھا اور اس [illegible]
[illegible] جاتی [illegible] ساری [illegible] نکل جائیگی۔
[illegible] اماں جان کی حمایت۔ اور اگر اس [illegible]
ایک [illegible] باپ [illegible] تو [illegible] پوچھے کیا ہوگا [illegible]
[illegible] ماسٹر اور [illegible]
[illegible]
[illegible] معلوم نہیں کہ جناب کی قوت
جسمانی اس جنگ کو سنبھال سکتی ہے یا نہیں۔ یعنی اگر
آپ نے اس [illegible] تو خیر ورنہ بصورت
دیگر ہسپتال اور [illegible] کی نوبت آجانی بھی ممکن ہے۔
پھر آپ جانتے ہیں کہ آپ کی [illegible] نہیں ہوسکتی۔ ایک
تو آپ نے لڑکے کی [illegible] سے خبر لی۔
دوسرے اسکی ماں کی عزت پر حملہ کیا۔ تیسرے اسکے
باپ [illegible] اور نقص امن کیا۔ گواہ موجود ہیں۔
علی ہذا القیاس مجسٹریٹ نے بھی اس قسم کے اخلاق کا
سبق نہیں پڑھا۔ نہ وہ آپ کا ہمدرد ہوسکتا ہے۔
بالفرض کوئی جرم نہ قائم ہوا تو کیا پولیس کی زبان
سے یہ فقرہ [illegible] اور ہمیشہ کے لیے اخلاق
ہمدردی بھلا دینے کا سبب نہیں ہوسکتا کہ آپ لڑکے
کو [illegible] کا ممبر بنانا چاہتے تھے آپ نے اسے
[illegible] بیٹھنے پر مارا؟
کیا ہندوستان میں ایسے مجسٹریٹ موجود ہیں جو [illegible]
ہمدردی اور حسن نیت کا اندازہ کرسکتے ہوں؟
یاد رکھیں [illegible] ماں باپ موجود ہیں جو اپنے بچے

کی [illegible] اخلاق سے بچا لیں۔
[illegible] کتابیں خریدا اور بے وقت [illegible]
[illegible] سارے [illegible] اپنے لڑکے کو [illegible]
بچانے پر مجبور کرنی بہتر ہے۔ وہ اخراجات اور
چوری کرتا ہے اس پر دوسرے لوگ معترض ہوتے
ہیں لیکن وہ ہمیشہ معصوم اور [illegible] رہیگا۔
وہ [illegible] ہے [illegible] پس جب تک آپ
لڑکے کی اماں [illegible] ایک پولیس کانسٹیبل،
داروغہ جی اور مجسٹریٹ کو اخلاقی سبق پڑھنے پر
مجبور کرنے کی طاقت نہ پیدا کرلیں تو [illegible]
لڑکے کی جانب [illegible] سے دیکھنے کی جرات نہ
فرمائیں۔ ورنہ [illegible] ہرج ہوگا۔ جیسے کہ [illegible]
[illegible] کا مضمون مل جاتا ہے اس سے محروم
ہو جائیں گے۔ والسلام۔

[illegible]

نمبر (۵)

([illegible] جون [illegible])

(۱۵) [illegible] ابلیس (شیطان کے ہتھیار) اور
حبائل الشیطان (دام ہائے صیادی شیطان)
[illegible] عورتوں سے کنایہ ہے۔
ذرا گہری نظر سے تاریخ کی کتابیں دیکھیے تو معلوم ہوتا
ہے کہ دنیا بھر کی عورتوں سے زیادہ عرب کی عورتیں
آزاد تھیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ جسمانی کمزوری کے
اعتبار سے مردوں نے ان پر ظلم کیا ہو یا محکوم بنالیا
ہو۔ مثل مشہور ہے "کمزور مار کھانے کی نشانی" ہے تو
اسمیں مرد یا زن کی تخصیص نہیں۔ بسا اوقات مردوں کا
طبقہ عورتوں سے زیادہ مظلوم ثابت ہوتا ہے۔ تمام
دنیا میں ایک مقام کے مرد فاتح اور دوسرے مقام
کے مرد مفتوح [illegible] رہتے ہیں اگر
اسکی تفصیل کی جائے تو عورتوں پر مردوں سے [illegible]
بالکل ہیچ نظر آئیں۔ بہرحال مظلوم ہوں یا ظالم اس میں
شبہ نہیں کہ باوجود تسلط [illegible] اپنی کمزوریوں
کے غلام ہیں۔ فطرت کی یہ کمزوری جو خواہش

جن کا مقابلہ باقی رہیگی اور تمام کمزوریوں کی
[illegible] وہ چیز ہے جس کا تعلق ہم پیدا کرتے [illegible]
سے ہے۔ اس کمزوری کا ملجا و ماویٰ عورت کی ذات ہے
انہیں کمزوریوں کا نام حضرت انسان نے سلاح
ابلیس رکھا ہے۔ قرآن شریف میں اسے حب
الشہوات سے تعبیر کیا ہے۔ یہی حب شہوات
ایک قسم کا زیور ہے جو موجود تو ہے اپنے نفس میں
اور دکھائی دیتا ہے دنیا کے جسم پر چھایا۔ یہ عجیب ہے
کہ حضرت انسان خود ہی اس زیور سے دنیا کے جسم کی
تزئین فرماتے اور خود ہی اس پر فریفتہ ہو جاتے ہیں۔
حکما شیطانی اوصاف کو خصائل ذات انسانی خیال
کرتے ہیں ان کے نزدیک شیطان کا وجود خارجی [illegible]

اطلاع [illegible] حسب دفعہ ۹ ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۰۱ء
ممالک مغربی و شمالی

[illegible]

بنام

[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]			
[illegible]			
[illegible]			
[illegible]			

[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]		[illegible]

[illegible]

نہیں نہ جب کہتا ہے۔ جب تو شیطان دوسری چیز کی
وہ انسان کی رگوں میں دوڑتا ہے۔ وہ دماغ میں خبیث
خیال، جسم میں نفس امارہ بن کے گھس جاتا ہے۔ خدا
کی مخلوق میں حشرات الارض بھی ہیں۔ درندے اور
چوپائے بھی ہیں لیکن یہاں شیطان کو اپنی حکومت کے
قابل پوری طرح انسان کے سوا کوئی مخلوق نظر نہیں آئی
اس کے محبوب بھی ہیں اور یہی رہیں گے۔ پس عقل اور
کو سلاح ابلیس کہنا کچھ ٹھیک نہیں ہاں حبائل شیطان
اس حد تک کہہ سکتے ہیں کہ دل لبھانے والے نخرے
غمزے اور چونچلے صرف عورت ہی کو دیے گئے ہیں۔ یہ بھی
ممکن ہے کہ بعض رنڈیوں کے معشوق ہم سے کہہ بیٹھیں
کہ کیوں حضرت! انجناب کی پری صورت پر تو
ہزاروں عاشق مرتے ہیں سیکڑوں کو ہمارے
چہیتا دلفگار ان سے گزریں جنکو اسی
اور لاکھوں سے بہتے پانی بھروایا۔ بھلا عورت کو کیا
سلیقہ ہے جو دلفریبی کا دعویٰ ہمارے سامنے کرے۔
پس حبائل الشیطان کا لقب ہمارے معشوقوں کو ملنا چاہیے
گریبان کی تنگ خیالی ہے۔ در حقیقت یہی دام میں
گرفتار ہیں۔ عورت نے شکار کے لیے جال بچھا کے
چھوڑ دیا کہ اس بیچارے بیچارے [illegible]
بھونڈا [illegible] اور معشوق بھی ہیں صاحب
نقل ہے کہ ایک گدھے نے کسی کسان کا کھیت تک
پایا تھا جب دیکھا یا اندر چار گھنٹہ ہری بھری کھیتی پر
ایسے لگانے کہ سارا کھیت گدھے کا سر ہوگیا۔ کسان
بچارے نے کئی مرتبہ اس پر لاٹھی چلائی مگر
ڈنڈے سے پشت پر تیل دی گدھے صاحب نے
WIND کہہ کے ٹال دیا۔ آخر تنگ آ کر یہ تدبیر
سوجھی۔ اپنے ہری ہری بالیاں اگنے کے ایک
ڈول میں رکھیں پانی میں پانی بھرا۔ ادھر گدھے صاحب
آئے ادھر ضیافت کا سامان دے کے پیچھا چھڑانا
شروع کر دی۔

۔۔ اے اشرف المخلوقات۔ اے خوش گلو بلبل
کے بادشاہ۔ اے موسیقی کے سلطان۔ اے خوش خرام
جانوروں کے سب النوع۔ اے حسن مجسم [illegible]
بر در پہچان اس خادم کی نثار۔ اس عاجز کی

دعوت قبول کیجے۔ اسے میں اور تیرے بلے بلے
کانوں پر نثار ہوں۔ اے میری محبوبی کی پینا خیر ہو
تیرا پیٹ تو پریزادوں کو بھی میسر نہیں۔ تیرے
قربان اس قسمت کو اپنا قائل ہونا ہے تیرا اگر تیرے
عاشق پر تیرا فراق بہت گراں گزرتا ہے۔ اے میری
جان یہ تحفہ حاضر ہے اسے نوش کر دے تو میری
روح کو سکون ہو۔

بس جناب گدھے خوشامد سنتے ہی پھول گئے۔ چنانچہ فوراً
ہری بھری بالی کو دیکھا۔ جو کھانے کے وقتی چھوڑ دی۔
دوسرے کے سامنے چند عدد لید کی گولیاں بکھر گئیں۔ اور
تو سامنے کھیت سے چند اس پار چل دیے۔ آدھا
رستہ جو معشوقیت کا ناس دماغ میں گھسے۔ یا تو
گدھے صاحب ہٹنے کھانے پر حرکت نہ کر سکتے تھے
یا اب ہفتہ میں ایک بار بیگار کرنے لگے۔ مگر حماقت کی
ڈگری کو دیکھا اور تحفہ پاتا رہا۔ غمزے نے دل میں
بگڑ کے چار اور دیہاتی رنڈی کی طرح بیچارے چلے
دکھا کے یہ جا وہ جا۔

رنڈیوں کے معشوق کمل چار نہیں ہوتے اور اس سے
کسی کے عشق بیچارے پر صرف خوبصورتی کے غرور میں کھو
جاتے ہیں اور اس غرور کے دکھاوے میں ہزاروں
لاکھوں کی دولت سلاح ابلیس کی تیاری میں
گنوا دیتے ہیں۔

سلاح ابلیس یا حبائل شیطان سے کیا یہ کرو اور ہیں
مگر دلیل ہے کہ عورت کی حد نہیں بوری آزاد نہیں ہے
دام ابلیس میں پھر گرفتار ہو کے فریاد کرنے لگے۔ دو دنیا
عیب نظر نہیں آتا اسلیے بہت کم لوگوں نے خیال
کیا کہ ہم خود شیطان کا آلۂ بدکاری نہیں تو بہتر ہے۔
ہندوستان کے مردوں نے اتنی بیچاری عورتوں کی نہیں
کی وہ صرف اگلی بدکاری کے قائل ہیں اور انہیں چلنے
نہ دی تھیں اس کے متعلق ہوئی یہ مکاری نہیں کہ پھر نسائی
کی قائل انسانی کتابیں بھی ہیں مگر انھوں نے تجربہ مردوں
کی نہیں کیا ہمارا ہے۔ تعلیم جدید کے تجربہ نے تم اور وہ
انکار کرتے ہیں کہ ہر کید انسانی کو دور ہے خود
ہمارے خلاف نے عورتوں کو شکار بنایا ہمیں لازم ہے کہ ایسی
کید و مکر کے استعمال کا موقع ہی نہ دیں۔ خیر اب آزادی

کا زمانہ آگیا ہے جس دیکھتا ہے کہ اگلے اقوال کیونکر
اندر سے تجربہ غلط زاویے جاتے ہیں جا کہ تک
قیاس کی وسعت کو دخل ہے ہم تو کہہ سکتے ہیں کہ اگلے
ان پڑھے پڑھے ہو گئے ہیں جنہیں بڑھاپے نے شباب
کی عینک سے محروم کر دیا تھا اور جنکی نو عمری کی
آنکھیں کھلیں ابھی بیٹے کی تمیز ہوئی۔

سقراط سے کسی نے پوچھا تم کو سب سے زیادہ کس چیز
سے ڈر لگتا ہے؟ جواب دیا عورت سے۔ یہ بھی
بڑھاپے کا زمانہ کا واقعہ ہوگا۔

دوسری روایت ہے کہ ایک مرتبہ کسی دوشیزہ کو پڑھا
رہا تھا سقراط کا ادھر سے گزر ہوا تو بھرائی ہے کہا
دیکھو چھوٹے ہر پڑھایا جا رہا ہے۔ غالباً یہ بھی پیری
کا عصر ہوگا۔ حالانکہ مذمت کرنے کے بعد نوشیروانی کی
طرف رجحان پوچھنی یا ہوا۔ مشہور ہے کہ حضرت عمر رضی
اللہ علیہ الرحمۃ نے ایک صورت بدزبان سے شادی
کی تھی۔ بد صورت ہو یا نیک صورت۔ تھی وہ واقعی بی بی
تھی وہ سلاح ابلیس تھی وہ حبائل الشیطان سے کم نہ تھی



چابک سوار: ہوں! ہوں!! کمبخت عجب بے لگام ہے:

گھوڑا (سرکش و سرگراں): جتنا اس کو چلانا چاہو چلاؤ۔ سب تدبیریں رہیں گی، میری چال بانکی ہی رہے گی۔

بالکم خاطی ہو یا مرد، ہر ایک کرے گستاخی انکار بحکم خدا ہر دور اور ہر زمانہ کا اخذ نہیں ہے تو غور کر کہ ہر زندگی کی ذات کچھ اس کے کلام پاک کا شاعر کتنا ہے:

اے رسالتم آ الصدیری بہا خوابچہ
فرم آتی ہو اب بتے کے پکڑ لانے کی

ہر شخص کے نزدیک شعر کو دیکھ کر قابل پرہیز ہو گیا لیکن شاید ایک شخص مثال اس کے بچا ہوا ہو تو شیطانی اور سلطان الیس پر بھیجے کے سوا اس کی دنیا میں کوئی رہتا ہے! ایران کے زمانہ میں شرب شرح مروان ہمچو لوگ ہیں اور اعتراض مردوں کو جہاں شیطانی بنادیا ہے جہاں شیطانی کے بخیر یا گرفتار ہوتے ہیں نجات نہ ملی سا گر نجات ملی تو زنجیران کو ہنسی کا اون کی ضرورت اپنی آئندہ نسل کو پیدا نہ ہوتی۔

(۲۷) - انسانی غلط دنگی کے زمانے ، ان دو آدمیوں سے کتاب یہ جو کسی زیادتی میں کیا ہو (۱۷) جو لوگ خلق میں ہیں انھیں کہنا چاہئے بحرالکبش یا نصر الصدقة کہتے ہیں بحر الکبش یعنی مینڈھے کی جنگیاں تتر بتر اور متفرق ہوتی ہیں اور نصر الصدقۃ جیسے صدقے کے چوپایوں کا بھی کوئی گلہ نہیں ہوتا جہاں اکٹھا ہو کے چلیں۔ یہ دو لقب ہندوستانیوں کے لیے خاص وضع ہوئے تھے۔

(۱۸) وثیق النعل - بکی اور چلتے کی ہر جگہ بانہا

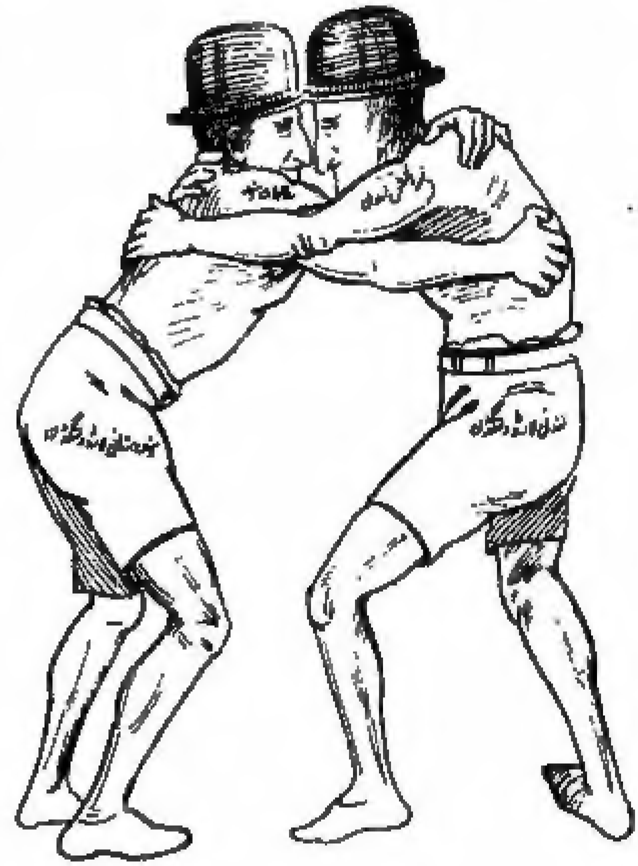
کی خدمت برداشت نہیں کر سکتی کیا ہے ناز پروردہ بھی جان اٹھنے کے لوگ زمانے سے بھوڑے میں پاسے گئے۔ آفتاب کی گرمی سے گھل جاتے ہیں جاڑے میں سے رنگ سیاہ ہو جاتا ہے۔ پاؤں کے نیچے چھالے پڑ گیا تو جلتے چھینک آئی۔

ایک ذرہ اور آگے بڑھیے۔ یہ لقب یا پر کتنا بعض

یہ درخواست نامنظور ہو تو نمبر ۲ (اپنی حکام کے علاوہ) دوسرے حکام مقرر کرنے کی درخواست حکومت میں دوں گا۔ وکیل نے درخواست پیش کر دی گر اس سے جواب طلب کیا گیا کہ تم پر کیوں نہ عدالت کی توہین کا مقدمہ چلایا جائے۔ کیسے انہیں توہین کی کون سی بات ہے؟ - گر دہی ترقی اقبلی حکومت نے تا نہ بل پالا پرورش کیا اُسکا یہ اثر ہے کہ بھی بڑی ہوئی کے وقت ہو گئے۔

(۱۹) بیضۃ الملب دفتر بچگار کی دلیل ایک شاعر ذکر کتا ہے جو بھی صورت - خدا رکھے ان بھلی صورت والوں کو انھیں دیکھتے ہی انکا آپ سے باہر ہو کے گناہ پیدا ہو جاتا ہے۔ آپ سے باہر ہونا اضطرار اسے اور اضطراز اسعذور و مرتبے اگر بنا دیتا ہے۔ کیا کریں مجبور تھے مجبوری میں سے لیا بوسہ خطا کیجیے معاف ⁂ اس دل بے تاب کی ساری خطا تھی یہ تھلا

(۲۰) جھوٹے سے قد والے بیٹھنے آدمی کو ابو النس بیبیہ اور لبے کیس کے گھ



کشتی اپنے ساتھ

کو خیط الباطل کہتے ہیں۔ زیبہ کے سنی ہیں موٹی (ہنسنی) اندر بی بلنگ کا پایہ - ٹھنگا - پتا - بیچ گھیا جیسے اسی طرح کے اور الفاظ مستعمل ہیں۔ اور خیط باطل کڑی کے منہ سے نکلے ہوئے تار کو کہتے ہیں جس میں جو ہزار کا چا نہیں ہوتا لبان ہی لبان ہوتی ہے۔ اُردو میں بھی اس کے ہم معنی الفاظ ہیں۔ مثلاً

ان کرسیوں سے بھی تعلق ہو سکتا ہے جنہیں اتفاقات نے حاکم بنا دیا۔ انتہائی نازک مزاج ہیں۔ اللہ ری دلیل انتحل۔ سنتے ہیں کہ ایک وکیل کو اُسکے موکل نے مقدمے میں بحث کرنے کی اجازت نہ دی اور کہا میں خود اپنے مقدمے میں بحث کرنے کا مجاز ہوں مجھے بحث کی اجازت ملنی چاہیے۔

تاؤ اسلیمان کی جاری۔ [illegible]

(۱) خلیفۃ المسلمین [illegible] جو دنیا ہے۔ [illegible]

(۲) مشہور [illegible] کی انگلی کی [illegible] ہیں۔ [illegible] بیان میں ہوتا ہے۔

(۳) [illegible] العبادی [illegible] برابر ہیں۔

[illegible]

(۴) [illegible]

(۵) [illegible]

(۶) [illegible] اپنی نظم میں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بے محل دراندازی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نشترِ زندان

[illegible]

[illegible]

فرائض ایجنسی اودھ پنچ

(۱) ہر مہینہ پیشگی جمع کرنا ہوگا۔
(۲) [illegible]
(۳) [illegible] سے کم کی ایجنسی قبول نہ کی جائے گی۔
(۴) حساب ماہانہ [illegible] کمیشن منہا کر کے حساب کرنا ہوگا۔
کسی حالت میں بھی پرچے واپس نہ لئے جائیں گے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے؟

اگر آپ اشتہاری ادویات و طلائی نسخہ جات جاہل و خود غرض طبیبوں کے ہاتھوں اپنی کمائی کا اکثر حصہ برباد کر چکے ہیں اور اس حالت میں بھی صحت حاصل کرنا یا [illegible] شدہ کے مطابق [illegible] اگر آپ واقعی کامل الفن و صادق اطبا کے مشورہ سے [illegible] فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ایک کارڈ لکھ کر دواخانہ سعدن [illegible] کی جدید فہرست طلب کر کے فائدہ اٹھائیے اور دوسرے بھائیوں کو بھی نفع پہنچائیے۔
تمام خط و کتابت صیغہ راز میں رہتی ہے۔

المشتہر۔ دواخانہ سعدن [illegible] لکھنؤ

سپارک کمپنی متھرا

آیورویدک ادویات بنانے کا کارخانہ

دراکشاسو	[illegible]
چون پراش اولیہ	[illegible]
بال سدھا	[illegible]
دودھ گنگیسری	[illegible] قیمت [illegible]
سدھا سندھو	[illegible]

[illegible] سپارک کمپنی متھرا کا [illegible]
[illegible] دوا فروشوں کے پاس ملتی ہیں

غذائے روحانی

معدن النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کی طرح سُر دیکھ محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھلائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر

اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے لے کر زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کی نقشہ کشی کر کے پہنچا دیا ہے

اُستاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار ہیں جن راگوں کی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں اُن سے نقل کی گئی ہیں بعینہٖ کا اگر آپ سرگم سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب میں لکھ دیئے گئے اُسی طرح ہر ایک راگ کو درست کر سکتے ہیں جس طرح کہ اُستاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں اس کے علاوہ دیگر مشاہیر کا [illegible] مصنف نے ہزاروں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے حصہ دوم نہایت مقبول ہوا تمام ہندوستان کے اُستادوں کا سرمایۂ ناز اسمیں موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ